(قسط۳۳) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

(۱۹۶٦ء کی ڈائری)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ و اقارب' اہل محلّہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں۔ (مرتب)

مولانا عجب نور کی وفات پر تعزیتی شذرہ:

۸۔ مارچ: علمی و دینی حلقوں میں یہ اطلاع بڑے غم و رنج سے سنی گئی کہ بنوں کی ممتاز مذہبی شخصیت، علوم دینیہ کے زبردست عالم اور مدرسہ معراج العلوم بنوں کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عجب نور صاحب ۸۔۹ مارچ ۱۹۶٦ء کی درمیانی شب کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف علوم نقلیہ وعقلیہ کے جامع عالم اور دین کے بڑے مخلص خادم تھے۔ تقسیم سے پہلے کافی عرصہ مدرسہ شاہی مراد آباد میں تبلیغ و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مراد آباد سے آنے کے بعد بنوں میں نامساعد حالات کے باوجود دینی علوم کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور تھوڑے عرصہ میں آپ کے فیوضات سے علاقہ سیراب ہونے لگا۔ ایک مخلص بزرگ اور ایک جامع العلوم ہستی کا ایسے قحط الرجال میں اٹھ جانا علم و دین کی دنیا میں بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو مقامات رفیعہ سے نواز

کر ان کے باقیات صالحات ،تلامذہ ،مدرسہ اور لائق وفاضل صاحبزادگان کو زندگی بھر اسی طرح خدمت دین میں مصروف رکھے۔اور یہ سب مرحوم کی روح کے لئے ٹھنڈک کا باعث ہوں۔دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مرحوم کے سانحہ جدائی پر شدید افسوس ورنج کا اظہار کیا گیا۔نماز عصر کے بعد طلبہ واساتذہ کے مجمع میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے حضرت مرحوم کے مناقب بیان کئے۔مرحوم کی روح کے لئے ایصال ثواب کرایا گیا۔اور رفع درجات کیلئے دعائیں کی گئیں۔

حضرت والد صاحب درس قرآن کے لئے تنگی کا سفر:

۲۰ اپریل: بروز منگل حضرت والد صاحب مدظلہ ،مولانا فضل قدوس صاحب مدرسہ جامع تنگی اور دیگر فضلاء ومتعلقین دارالعلوم کی دعوت پر تنگی (تحصیل چارسدہ) تشریف لے گئے ،نماز عصر کے بعد مسجد دولت خیل میں علماء علاقہ اور حاضرین کے ایک بہت بڑے مجمع میں آپ نے درس قرآن مجید کا افتتاحی درس دیا۔جس کا آغاز تین سال قبل مولانا فضلِ قدوس صاحب نے فرمایا تھا۔حضرت شیخ الحدیث کا عالمانہ درس قرآن ''الحق'' میں شریک اشاعت ہوا۔نماز مغرب کے بعد مولانا حبیب اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نے آپ سے جامعہ اسلامیہ تنگی کا معائنہ کرایا۔عشا کے بعد ایک بڑے جلسہ عام میں آپ نے ''حقیقی ترقی کیا ہے؟'' کے موضوع پر ڈھائی گھنٹہ تک تقریر کی۔

مولانا نصیرالدین غورغشتی کی آمد:

مئی ۶۶ء: ایک سفر کے دوران بقیۃ السلف شیخ الحدیث مولانا نصیرالدین مدظلہ،غورغشتوی دارالعلوم تشریف لائے اور کافی دیر تک دفتر میں قیام فرمایا۔دارالعلوم کے ظاہری ومعنوی ترقیات کے لئے دعائیں فرمائیں اور حضرت شیخ الحدیث والد ماجد مدظلہ کی معیت میں مدرسہ تعلیم القرآن جلوزئی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔

تعمیرات دارالعلوم:

مئی: جامع مسجد دارالعلوم کے دروازہ اور سبیلوں پر چھت ڈالنے کا کام پوری تیزی سے جاری ہے۔فوری ضرورت کی بناء پر دارالاقامہ میں مزید تین کمروں کی تعمیر ہورہی ہے۔(جو اَب احاطہ یوسفیہ ،مرحوم رکن دارالعلوم حاجی محمد یوسف کا نام پر موسوم ہے)ان تعمیراتی سرگرمیوں کی وجہ سے دارالعلوم کا عظیم جلسہ دستار بندی (جس کا انعقاد عرصہ سے زیرغور ہے) میں مزید تاخیر ہورہی ہے۔توقع ہے کہ اب یہ تاریخی اجلاس ستمبر یا اکتوبر میں منعقد ہوسکے گا۔ان شاء اللہ

دارالعلوم میں علم وعرفان کی بارش:

۷مئی: کئی حضرات علماء واکابردین دارالعلوم تشریف لائے۔ان کی آمد کی وجہ سے دارالعلوم میں علم وعرفان کی بارش رہی۔انجمن خدام الدین نوشہرہ کے تبلیغی جلسہ میں شرکت کے دوران حضرت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی ، جانشین شیخ التفسیرؒ مولانا عبیداللہ انور مدظلہ، امیر انجمن خدام الدین لاہور، مناظر بے بدل حضرت مولانا لا حسین اختر، حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم اور دیگر کئی حضرات نے دارالعلوم میں قدم رنجہ فرمایا۔ دارالعلوم سے باہر طلبہ واساتذہ دارالعلوم نے بڑی گرمجوشی سے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ دارالحدیث میں طلبہ واساتذہ کے اجتماع میں صبح آٹھ بجے جناب قاری فیوض الرحمٰن صاحب بی اے کی تلاوت سے اجلاس کا افتتاح ہوا۔حضرت مولانا لال حسین اختر نے ایک گھنٹہ تک حجیتِ حدیث ،فتنہ مرزائیت اور ختم نبوت کے موضوع پر عالمانہ خطاب فرمایا۔ ان کے بعد امیر جمعیۃ علما اسلام پاکستان حضرت مولانا درخواستی مدظلہ، نے اپنے مخصوص انداز اور پُرسوز لہجہ میں ڈھائی گھنٹہ تک علم ومعرفت سے لبریز خطاب فرمایا اور عہد حاضر کے دینی فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے علما کی ذمہ داریوں پر توجہ دلائی۔ خطاب کے دوران انہوں نے بار بار دارالعلوم حقانیہ سے اپنی محبت اور قلبی تعلقات اور اس ضمن میں اکابر کا دارالعلوم سے روابط کا ذکر کیا اور فرمایا کہ دارالعلوم کے ساتھ ہمارا جو خصوصی تعلق ہے اس کی تشریح کے لئے وقت درکار ہے۔ اور جس کے اسباب بہت گہرے ہیں۔حضرت درخواستی مدظلہ کی درد میں ڈوبی ہوئی تقریر کے بعد حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انورمدظلہ کی تقریر ہوئی ،انہوں نے بھی دارالعلوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس کی کامیابی اور مزید ترقیات کیلئے دعائیں کیں اور طلباء اور اہل علم کو کافی دیر تک اپنے ارشادات سے محظوظ فرمایا۔ آخر میں حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ جہلم نے علماءِ حق کی ذمہ داریوں پر سیر حاصل تقریر کی۔حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ، کے ساتھ دیگر حضرات کے علاوہ جناب ڈاکٹر مناظر حسین نظر ایڈیٹر ہفت روزہ خدام الدین، جناب عثمان غنی صاحب بی اے واہ کینٹ، جناب محمد فاضل صاحب فاضل برادرز لاہور، اور کئی حضرات تشریف لائے۔ ان حضرات نے دارالعلوم کے تمام شعبوں جامع مسجد جدید تعمیرات کے علاوہ دارالعلوم کے شعبہ تعلیم القرآن (لوئر مڈل سکول) کا معائنہ بھی فرمایا۔ اوربچوں کی دینی تعلیم سے خاص طور پر متاثر ہوئے۔حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ نے اپنے والدین مرحومین کے ایصال ثواب کی خاطر دارالاقامہ کے دو کمروں کے اخراجات ادا فرمانے کا وعدہ بھی کیا۔ اوراس سلسلہ کی پہلی قسط دارالعلوم کو پیش فرمائی۔

۶۔مئی: جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو آپ نے انجمن خدام الدین نوشہرہ کے جلسہ کی پہلی نشست میں افتتاحی اور صدارتی خطاب فرمایا، جس میں قرآن مجید کی اشاعت کے سلسلہ میں حضرت شیخ التفسیر مولانا لاہوریؒ اور ان کی انجمن خدام الدین کی عظیم خدمات کا تفصیلی ذکر فرمایا اور اس ضمن میں فضائل قرآن مجید اور خدمتِ قرآن کے مقام اور قرآنی تعلیم عام کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انجمن خدام الدین نوشہرہ کا اجلاس تین دن تک جاری رہا۔ اور مذکورہ الصدر علماء کے علاوہ مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا محمد علی جالندھری، مولانا قاضی زاہد الحسینی اور شاعرِ حریت سید امین گیلانی وغیرہ نے بھی اس میں شرکت کی۔

مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری کی رحلت پر حضرت والد صاحب کے تاثرات

مئی: موت سے تو کسی کو مفر نہیں مگر بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی موت ہزاروں کی موت بن جاتی ہے۔ مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہم بنورہٖ کی جدائی ہم سب کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ وہ ہمارے سرپرست اور دعا گو تھے۔ قحط الرجال کے اس پرآشوب دور میں مرحوم ومغفور کا طیب وطاہر وجودِ مسعود ہم خدام کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ اسلاف کرام اور اکابرین دیوبند کی زندہ یادگار تھے۔ انہوں نے زندگی کے تمام لمحات کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی اشاعت واحیاء میں بسر کئے۔ ان شاء اللہ العزیز ان کو حق تعالیٰ نے اپنی آغوشِ رحمت میں اونچے مراتب سے نوازا ہوگا۔ انہوں نے جامعہ سے نہایت عالمانہ خطاب فرمایا

جناب مولانا کوثر نیازی کی دارالعلوم آمد:

۱۱۔جولائی ۶۶ء: لاہور کے جناب مولانا کوثر نیازی (مدیر شہاب لاہور) دارالعلوم تشریف لائے۔ دارالعلوم میں قیام کے دوران تعلیمی اور انتظامی شعبے اور تعمیراتی کام دیکھ کر بے حد محظوظ و مسرور ہوئے۔ بعد از نماز عصر جامعہ مسجد دارالعلوم کے وسیع صحن میں طلبہ دارالعلوم کی طرف سے انہیں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

حقانیہ ۱۳۸۶ھ کا بجٹ اجلاس حضرت خواجہ خان محمد کندیاں کی زیرِ صدارت

۱۸ر ستمبر ۱۹۶۶ء: دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دارالحدیث میں منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ خانقاہ سراجیہ کندیاں میانوالی نے فرمائی۔

والد ماجد نے دارالعلوم کے شعبہ جات کی کارگزاری اور حسابات آمد وخرچ کی رپورٹ سنائی۔ سال

رواں ۱۳۸۶ھ کے لئے ایک لاکھ اٹھاون ہزار آٹھ سو پینسٹھ روپیہ کا میزانیہ (بجٹ) پیش کیا گیا۔

شعبہ تعلیم القرآن میں رفتہ رفتہ ترقی ہائی تک:

والد صاحب نے اجلاس سے خطاب کے دوران فرمایا کہ پچھلے سال شعبہ پرائمری سکول تعلیم القرآن میں حسب پروگرام چھٹی کلاس کا اضافہ کیا گیا۔ اور ہر سال اس میں ایک ایک جماعت کا اضافہ ہوتا رہے گا۔ ان شاء اللہ، تاکہ قوم کے بچے ہائی تک عصری تعلیم کے ساتھ کافی حد تک دینی علوم سے بھی آراستہ ہوسکیں۔

حضرت بنوری صاحب کا وفاق المدارس کی صدارت پر فائز ہونا:

حضرت شیخ الحدیث والد ماجد کا وفاق المدارس کے اجلاس میں شرکت کے لئے ملتان تشریف لے گئے۔ جہاں ۱۵رنومبر یکم شعبان کو آپ کی زیرصدارت اجلاس ہوا۔اس اجلاس میں مولانا خیر محمد نے اپنے اعذار کی وجہ سے وفاق کی صدارت سے استعفیٰ دیا۔ آپ کی جگہ مولانا یوسف بنوری کا نام پیش ہوا۔ حاضرین نے اتفاق رائے سے منظوری دی۔ اجلاس میں طے ہوا کہ حضرت بنوری اور شیخ الحدیث والدماجد شوال کے مہینے میں وفاق کے استحکام کیلئے وفاق سے ملحقہ مدارس کا ۱۰ روزہ دورہ کریں گے۔

دارالعلوم کے سالانہ امتحانات:

۱۵۔نومبر ۱۹۶۶ء: یکم شعبان بروز منگل دارالعلوم کی تحریری امتحانات شروع ہوئے ۔۳۵۰ طلباء سے مختلف علوم وفنون کے تقریباً ۶۰ کتابوں کا امتحان لیا گیا۔۱۲ شعبان سے سالانہ تعطیلات ہوئے۔ اگلے تعلیمی سال کا داخلہ ان شاء اللہ ۶ رشوال کو شروع ہوگا۔ اور ۲۰ شوال کو اسباق کا افتتاح کیا جائے گا۔

ختم بخاری شریف:

۱۹رنومبر ۶۶ء: بروز ہفتہ ۵ شعبان بعد از عصر دارالعلوم کے وسیع وشاندار مسجد میں ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی، جس میں طلباء واساتذہ کے علاوہ بھی لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ والد ماجد نے بخاری شریف کی آخری حدیث کی محدثانہ تشریح کرتے ہوئے تلامذہ کو کتب حدیث کے درس واستفادہ کی اجازت دی۔تقریب کے آخر میں تمام حاضرین نے نہایت خضوع وخشوع سے دعا فرمائی۔امسال فارغ التحصیل طلباء کی تعداد ۸۱ تھی۔

والد صاحب نے ملتان کے سفر میں ڈاکٹر اے ایم خان صاحب آئی سپیشلٹ سے اور ۳ شعبان کو واپسی پر

لاہور کے میوہسپتال میں ڈپٹی میڈیکل سپریٹنڈنٹ ڈاکٹر خالد سیف اللہ صاحب ڈاکٹر منیر الحق صاحب سے تفصیلی معائنہ کروایا۔حضرت والد صاحب کوشوگر، بینائی کی کمزوری اور علالت بدستور لاحق ہے۔

شیخ الحدیث صاحب کا قاضی احسان شجاع آبادی اور مفتی محمود سے ملاقاتیں:

اس سفر میں ملتان میں حضرت شیخ الحدیث صاحب نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی عیادت بھی کی اور حضرت مولانا مفتی محمود سے جیل میں ملاقات بھی فرمائی۔

مولانا خان بہادر مارتو نگ کی دارالعلوم آمد:

۵رشعبان: جامع المعقول والمنقول مولانا خان بہادر المعروف مارتو نگ مولانا صاحب صدر مدرس دارالعلوم سیدوسوات دیگر ممتاز علماء کے ساتھ دارالعلوم تشریف لائے۔ رات کا قیام دارالعلوم میں رہا۔ ٦ شعبان کو دارالعلوم کا معائنہ کیا،طلباء کواس امتحان گاہ میں ملاحظہ کیا نیز تعلیم القرآن سکول کے بچوں اسلامی نصاب اوراسلامی معلومات سے بے حد محظوظ ہوئے۔انہوں نے دارالعلوم کے بارہ میں کتاب الاراء میں تاثرات قلمبند کئے۔

مولانا عبدالخالق دارالعلوم کبیر والہ کی رحلت پر تعزیت:

ممتاز عالم دین دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کے شیخ الحدیث مولانا عبدالخالق کا یکم شعبان کونماز فجر سے قبل بحالت مراقبہ دورہ قلب سے انتقال کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت والد ماجد کے ساتھ حضرت مرحوم کے زمانہ قیام دیوبند سے بے حد مراسم تھے۔جس کی وجہ سے وہ متعدد باران سے ملنے اکوڑہ آتے رہے۔آپ بلند پایہ اخلاق وصفات کے حامل تھے۔حضرت کی رحلت علمی دنیا کیلئے بڑا بھاری صدمہ ہے۔حضرت والدصاحب نے مرحوم کے تمام متعلقین ولواحقین کے ساتھ اظہارتعزیت کرتے ہوئے رفع درجات کی دعا کی۔دارالعلوم میں ان کے ایصال ثواب اور رفع درجات کے لئے دعائیں کی گئیں۔

٢٧۔نومبر٦٦ء کو مدرسہ حنفیہ عثمانیہ ورکشاپی محلّہ راولپنڈی کے ناظم حضرت مولانا قاری محمد امین کی دعوت پر والد ماجد ختم بخاری شریف کی تقریب سعید میں شرکت کیلئے راولپنڈی تشریف لے گئے ۔ جہاں ختم بخاری شریف کے بعد مفصل خطاب فرمایا۔

——— ☆☆☆ ———

۱۹۶۷ء کی ڈائری

شیخ الحدیثؒ کا صدر وفاق المدارس کے ہمراہ مدارس کا دورہ

فروری ۱۹۶۷ء، ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۸۶ کو حضرت والد صاحب نائب صدر وفاق نے مولانا یوسف بنوری صدر صاحب وفاق کے ہمراہ پشاور کے دارالعلوم سرحد، جامعہ اشرفیہ چارسدہ کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ اور اتمانزئی کے دارالعلوم نعمانیہ کا معائنہ وفاق المدارس کے حوالہ سے کیا۔ اس دورہ میں ارباب مدارس نے وفاق کے پروگراموں کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا یوسف بنوری اور مولانا عبیداللہ انور کی دارالعلوم تشریف آوری:

۲۴ ذیقعدہ: حضرت شیخ الحدیث مولانا یوسف بنوری حقانیہ تشریف لائے اس موقع پر مدرسہ کے مختلف شعبوں کی کارکردگی ملاحظہ فرمائی اور دارالحدیث میں علم کی فضیلت اہل علم کی ذمہ داریاں سے وقت کے تقاضے اور حالات کی رفتار پر پرسوز انداز میں روشنی ڈالی۔

۲۰ ذی الحجہ: حضرت مولانا عبیداللہ انور امیر انجمن خدام الدین دارالعلوم تشریف لائے۔معائنہ کیا اور طلباء کو وعظ ونصیحت سے نوازا۔

ملتان کے سُنی کنونشن میں شرکت:

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ کو والد ماجد ملتان کے سفر پر روانہ ہوئے۔۲۷ تاریخ کو وفاق کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی میٹنگ میں وفاق کی تنظیم وترقی کے بارے میں غوروخوض ہوا۔۸ تاریخ کو تنظیم اہل سنت کے زیراہتمام سنّی کنونشن میں شریک ہوئے اس کنونشن میں ملک کے عظیم اکثریت سُنیوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کئی امور زیرغور آئے۔جن میں نصاب تعلیم سے خلافت راشدہ کا حصہ خارج کرنے پر احتجاج اور شیعہ جلسے جلوسوں پر پابندی کی قراردادیں شامل ہیں۔

جمعیت علماء کی تنظیم سازی:

۲۹ ربیع الثانی کو جمعیت علماء اسلام کی مجلس عاملہ میں شرکت کی۔جس میں جمعیت کی تنظیم نوعمل میں آئی۔مولانا عبداللہ درخواستی صدر مولانا مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور نائب صدور اور مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ منتخب کئے گئے۔

۵۔جمادی الاول سے دارالعلوم کے ششماہی امتحان شروع ہوئے جو ۹ جمادی الاول تک جاری رہے۔حسب معمول تحریری وتقریری دونوں طور پر لئے گئے۔

معلمین کیلئے ناظرہ قرآن مجید کورس میں شیخ الحدیث کا خصوصی خطاب:

محکمہ تعلیم پشاور ریجن کی طرف ناظرہ سے قرآن مجید کی تربیت کے سلسلہ میں تین ہفتوں کے تعلیمی کورس کا انتظام کیا گیا۔ جس میں تیس زنانہ و مردانہ سنٹروں کے لئے دارالعلوم حقانیہ نے قابل اور تجربہ کار معلم فراہم کئے جس میں اکثریت حقانیہ کے فضلاء کی تھی ۔اکوڑہ خٹک اور گردونواح کے علاقوں کے لئے دارالعلوم حقانیہ میں ایک سنٹر قائم کیا گیا۔۳۱ جولائی ۱۹۶۷ء کو اس کلاس کی افتتاحی تقریب سے حضرت والد ماجد نے ناظرہ قرآن کے موضوع پر سیر حاصل خطاب فرمایا۔

پشاور میں بین الاقوامی محفل قرات:

۹۔فروری: بعداز نماز عشاء چوک یادگار پشاور میں قاری عبدالباسط عبدالصمد مصری، استاد محمود خلیل اور دیگر قراء کی تلاوت سنی۔اس محفل قرات میں ۱۰ ممالک کے قراء حضرات شریک ہوئے۔

حضرت مولانا بنوری کی آمد اوران کی مجالس میں حاضری:

۲۴ فروری: حضرت مولانا یوسف بنوری بعداز شام تشریف لائے، احقر کو بھی ساتھ پشاور لے گئے۔ جہاں مختلف مجالس علم و حکمت میں آپ سے استفادہ ہوا۔

بڑے صاحبزادے مولانا حامد الحق حقانی کی پیدائش (سابق ایم این اے)

برخوردار حامد الحق سلمہ کی پیدائش پر بے حد مسرت:

۲۶۔مئی ۱۹۶۷ء بمطابق ۱۵رصفر ۱۳۸۷ھ بروز جمعۃ المبارک: تولد فرزند عزیز حامد الحق قریب طلوع شمس بفضل اللّٰہ وکرمہ ومنہ وخاصۃ الطافہ، اللّٰھم اِنی وقفتہ علی دینِ محمدﷺ اللھم انفق حیاتہ، فی مرضاتك واطاعةِ واشاعةِ دینكَ و الذب عن الاسلام وکبت الباطل واعلاء کلمة الحق وبعمل حیاته ومماته فی سبیل دعوة الاسلام ونشر العلوم النبویة وتقبله لنفسك وللاسلام والمسلمین واجعلة محمودالسیرة مرضی السریرة وزینة بالاعمال الصالح والعلم والتقی والعفاف یا اله العالمین۔رب اجعلنی مقیم الصلوة ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفرلی ولوالدیّ وللمومنین یوم یقوم الحساب۔

فرزندِ مذکور کی ولادت پر ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔حضرت والد ماجد مدظلہ نے مژدہ سنتے ہی نماز شکرانہ ادا کی اور سجدہ میں گر پڑے۔خاندان میں بے حد مسرت کی لہر دوڑ گئی۔احباب واقارب اہل

محلّہ اور متعلقین گھر پر امڈ آئے اور حسب رواج اظہار مسرت میں سینکڑوں کی تعداد میں فائرنگ کی۔ حضرت والد ماجد مدظلہ نے بچے کو طریقہ مسنونہ پر اذان ادا کی اور بچے کو منہ میں لعاب دہن دیا تادم تحریر ۱۹۔صفر متعلقین احباب اور خویش واقارب کی آمد جاری ہے۔

۷/ستمبر۔ اس ہفتہ راولپنڈی میں بسلسلہ دعوت اجلاس دارالعلوم مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب سے طویل ملاقات ہوئی۔

مولانا تقی عثمانی ومولانا رفیع عثمانی صاحبان کی آمد:

۱۴ستمبر ۱۹۶۷ء بعداز مغرب مولانا محمد تقی عثمانی مدیر البلاغ کراچی ومولانا محمد رفیع عثمانی صاحبزادگان مفتی محمد شفیع صاحب کراچی اوران کے ایک عزیز مشرف حسین تشریف لائے۔البلاغ اورالحق کے تعلق کے بعد یہ پہلی ملاقات ہوئی۔طبیعت میں ان ملاقاتوں سے عجیب انشراح رہی علم وادب،شعروشاعری اور ہرقسم کے لطائف وغرائب زیر بحث آئے۔

۱۴۔ستمبر۱۹۶۷: مہمانان گرامی عثمانی برادران کیساتھ پشاور اور پنڈی کو جانا ہوا۔ پشاور سے مولوی یوسف قریشی بھی ساتھ تھے۔رات پنڈی سے واپس ہوکر پشاور میں قیام رہا۔

دریائے کابل میں سیداحمد شہیدؒ کا ذکرخیر:

۱۵ستمبر: آج اکوڑہ واپس ہوئے۔نماز جمعہ مولانا رفیع نے پڑھائی،بعداز مغرب چاندنی رات میں دریائے کابل اکوڑہ میں کشتی میں محفل جمی۔ برادرم محمد تقی نے اپنی غزل ’’اے وادی کشمیر‘‘ سنائی۔اس دوران باتوں کا رخ سیداحمد شہید کے جہاد کی طرف پھرگیا۔سامنے سید صاحب کے دریا عبور کرنے والی گھاٹی تھی اورسکھوں پر یلغاروشبخون کا سماں آنکھوں میں پھرگیا۔ایسے میں ان اشعار نے توغضب ڈھادیا۔

۱۶۔ستمبر: حضرات مذکورالصدر واپس تشریف لے گئے۔

۱۷۔ستمبر: مجلس شوریٰ دارالعلوم کا بجٹ اجلاس منعقد ہوا۔

خواجہ عبدالمالک صدیقی کی آمداور خطاب:

۱۹۔ستمبر۱۹۶۷: شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالمالک صدیقی نقشبندی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔رات دارالعلوم میں ٹھہرے، بعدازعصر مسجد میں استغناء اہل علم وغفلت ازعبادات وغیرہ پر

خطاب کیا۔ بعداز نماز مغرب وعشاء کافی طلبہ ان سے بیعت ہوئے۔ یادرہے اس سے پہلے آپ بارہا تشریف لائے ہیں۔

۲۰ ستمبر ۶۷ء: مولانا عبدالمالک صدیقی واپس تشریف لے گئے۔

والد ماجد کا سفر اوکاڑہ:

۲۴ نومبر ۶۷ء: والد صاحب بعداز عشاء خیبر میل سے اوکاڑہ، جناب نواب سلیمان صاحب و محمد صدیق صاحب حبیب کاٹن فیکٹری کے بچیوں کی رسم نکاح میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ان کی رہائش اکوڑہ کے قریب رسالپور چھاؤنی میں تھی اور حضرت سے نہایت قریبی تعلق تھا۔

۱۹۶۷ء کا جلسہ دستار بندی:

۷۔۸ اکتوبر جمادی الثانی ۱۳۸۷ کو دارالعلوم کی سالانہ تقریب ختم بخاری وجلسہ دستار بندی منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے معروف علماء دین و اولیائے کرام نے شرکت فرمائی۔ جلسہ کی افتتاحی نشست بروز ہفتہ بعد نماز ظہر الحاج میاں مسرت شاہ رکن شوریٰ کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں شیخ الحدیث مولانا ادریس کاندھلوی جامعہ اشرفیہ نے اہل سنت والجماعت کے موضوع پر نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ مغرب کے بعد مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی نے پشتو میں تقریر فرمائی۔ اسی نشست میں حضرت والد ماجد شیخ الحدیث نے دارالعلوم کے پچھلے ۶ سال کی تفصیلی کارگزاری پر مشتمل مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی جو کہ الگ شائع کی جا چکی ہے۔

جبکہ دوسری نشست بعداز نماز عشاء برادرم قاری سعید الرحمٰن کی تلاوت سے شروع ہوئی جس کے بعد جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا عبداللہ درخواستی نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرمایا۔ جس کے دوران فرمایا کہ ملک میں خدا کا دین قائم رہا تو ملک میں بچ جائے گا اور اگر خدا کے دین کی بیخ کنی کی گئی تو ملک بھی مٹ جائے گا' خطاب کے بعد چونکہ انہوں نے ملتان جانا تھا۔ اس لئے چند طلباء کی دستار بندی تبرکاً فرما کر رخصت ہوئے۔ ان کے بعد شیخ التفسیر مولانا شمس الحق افغانی نے کمیونزم اور اسلام کے موضوع پر مفصل خطاب کیا' بعد ازاں متحدہ عرب جمہوریہ کے جید قاری استاد عبدالرؤف نے اپنی مسحور کن تلاوت سے مجمع کو محظوظ فرمایا۔ تلاوت کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی مواعظ حسنہ سے لوگوں کو نوازا۔ اس مجلس میں ہزاروں اہل علم کے علاوہ مشہور تاریخی شخصیت مولانا عزیز گل اسیر مالٹا بھی شریک تھے۔ پھر حضرت مولانا محمد علی جالندھری اپنے مخصوص

متکلمانہ انداز سے تقریر فرمائی جلسہ نماز فجر تک جاری رہا۔آخری نشست اتوا کی صبح شروع ہوئی۔ ابتداء میں علاقہ کے مشہور مفسر قرآن مولانا عبدالہادی شاہ منصور نے پشتو میں تقریر کی۔

۸۔اکتوبر کو علماء عظام نے فضلاء کرام کی دستار بندی کی۔غورغشتی کے مولانا نصیرالدین صاحب بھی تشریف لائے ۔مولانا قاری امین صاحب خطیب ورکشاپی محلّہ دستاریں پیش کرتے تھے۔حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب دستار کے پیچ دے کر حضرت غورغشتوی صاحب کے لئے آخری پیچ دیتے تھے۔پھر فضلاء حضرات مذکورہ اکابر کے سامنے ہو جاتے۔جوان اپنے دست شفقت ان کے سروں پر پھیرتے ۔تین سو طلباء کو دستار فضیلت سے نوازا گیا۔اس نشست میں ریاست سوات کے محکمہ قضاء کے صدر مولانا قاضی عزیز الرحمٰن بھی شریک تھے۔دستار بندی کے بعد حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی نے اردو اور پشتو میں ملی جلی تقریر فرمائی۔آخر میں مولانا عبیداللہ انور امیر انجمن خدام القرآن نے اپنے ارشادات عالیہ سے لوگوں کو مستفید فرمایا۔

اس جلسہ میں تمام حاضرین کیلئے قیام وطعام کا خصوصی انتظام تھا۔اندازاً ۲۵ سے ۳۰ ہزار کا مجمع تھا۔

☆☆☆

(خوشخبری)

اس ڈائری میں جگہ جگہ اکابر ومشاہیر امت کے دارالعلوم میں خطاب کا ذکر ہے یہ تمام خطبات حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ خود مرتب ومدون کررہے ہیں۔علم وحکمت کا یہ خزانہ عنقریب ہی

''منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر''

کے نام سے ہزاروں صفحات پر مشتمل دس جلدوں میں شائع ہورہے ہیں۔یہ ذخیرہ دارالعلوم کے سڑسٹھ (٦٧) سالہ دور پر محیط ہے علم وعمل، دعوت وجہاد، حکمرانی وسیاست اور تصوف وارشاد کا یہ بحرِ ذخار شناورانِ علم وحکمت کیلئے ایک عظیم نعمت ثابت ہوگا۔ان شاءاللہ (عرفان الحق)